ماڈیول نمبر1 سبق نمبر3: منشی پریم چند: پوس کی رات

سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				سرگرمیاں/ عملی کام
		سننا/بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف/ قواعد/اسلوب	
3	منشی پریم چند: پوس کی رات	● نئے الفاظ اور محاروں کو اپنے گفتگو میں استعمال	نثر (افسانہ)	متن کی تفہیم	زندگی کی مہارتیں	پریم چند کے افسانوں میں گاؤں کی زندگی

سبق کا خلاصہ

اس سبق کا نام ''پوس کی رات'' ہے۔ یہ منشی پریم چند کا مشہور افسانہ ہے۔ منشی پریم چند اردو کے اولین اور عظیم افسانہ نگار ہیں۔ ان کے جو افسانے بے حد مقبول اور مشہور ہیں ان میں یہ افسانہ بھی شامل ہے۔ ہندی مہینوں میں ایک نام ''پوس'' ہے۔ جس طرح انگریزی مہینوں میں دسمبر جنوری اور عربی مہینوں میں محرم اور رمضان مہینوں کے نام ہیں اسی طرح ہندی مہینوں میں ساون بھادو، جیٹھ اساڑھ، ماگھ پوس بھی مہینوں کے نام ہیں۔ شمالی ہندوستان میں جس طرح دسمبر جنوری کا مہینہ بہت سرد ہوتا ہے اسی طرح ماگھ پوس کا مہینہ بھی سرد ہوتا ہے۔ ''پوس کی رات'' سے مراد ایک بہت سرد رات سے ہے۔

پریم چند نے اس افسانے میں گاؤں کے ایک بہت غریب کسان ہلکو کی کہانی بیان کی ہے۔ ہلکو نے کسی طرح ایک ایک پیسہ جوڑ کر تین روپے جمع کئے تھے کہ اپنے لئے ایک کمبل خرید سکے گا۔ لیکن گاؤں کے ساہوکار کا قرضدار بھی تھا۔ ساہوکار شہنا جب اپنے پیسے مانگنے آیا تو ہلکو نے اپنی بیوی سے منت سماجت کر کے وہ تین روپے حاصل کئے اور شہنا کو دے دئے۔

افسانے کے دوسرے حصے میں کھیت کا منظر ہے۔ ہلکو ایک پرانی چادر اوڑھے ٹھنڈھ سے کانپ رہا ہے۔ اس کا پالتو کتا جبرا بھی اس کے ساتھ ہے۔ وہ دونوں پوس کی سرد رات میں کھیت میں سو رہے ہیں تا کہ جانوروں سے فصل کی حفاظت کر سکیں۔ لیکن سردی بہت زیادہ ہے اور چادر بہت معمولی۔ ہلکو جب سردی برداشت نہیں کر پاتا ہے تو پاس کے ایک باغ میں چلا جاتا ہے۔ وہاں باغ میں گری ہوئی پتیوں کو جمع کر کے آگ جلاتا ہے۔ آگ تاپتے ہوئے بدن میں جب کچھ گرمی آتی ہے تو وہیں زمین پر سو رہتا ہے۔ دوسری صبح جب اس کی آنکھ کھلتی ہے تو معلوم ہوا کہ رات میں جانور اس کی فصل کھا چکے ہیں۔ لیکن فصل کے برباد ہو جانے سے ہلکو کو ایک خوشی بھی تھی کہ اب اسے اس سردی میں کھیت میں سونا تو نہیں پڑے گا۔

مصنف کا مختصر تعارف

منشی پریم چند کا اصل نام دھنپت رائے تھا۔ ان کی پیدائش وارانسی (بنارس) کے پاس لمہی گاؤں میں 31 جولائی 1880 کو ہوئی تھی۔ ان کی ابتدائی تعلیم ایک مکتب میں ہوئی تھی۔ شروع شروع میں انھوں نے نواب رائے کے نام سے افسانے لکھے۔ پھر پریم چند کے نام سے لکھنے لگے اور اسی نام سے انھیں شہرت ملی۔

ان کے والد منشی عجائب لال ڈاکخانہ میں ملازم تھے۔ کم عمری میں والدہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ ابتدائی تعلیم قریب کے ایک گاؤں میں آٹھ برس کی عمر تک ایک مولوی صاحب سے حاصل کی۔ والد نے دوسری شادی کر لی۔ نئی ماں کے سخت برتاؤ نے ان کی زندگی میں تلخی پیدا کر دی۔ غریبی، گھٹن اور زندگی کی پریشانیوں سے تنگ آ کر پریم چند نے مضامین اور افسانے لکھنے شروع کئے۔ اپنے ناول ''کرم بھومی'' کے کردار کے ذریعے آپ بیتی سنائی۔ والد کا تبادلہ گورکھپور ہو گیا۔ گورکھپور شہر کا ماحول پریم چند کو پسند آیا، گلی ڈنڈا چھوڑ کر دل لگا کر پڑھائی کی، میٹرک پاس کیا۔ اسکول ٹیچر کی حیثیت سے ان کا تقرر ہو گیا۔ مدرسی تو کر لی لیکن ہمیشہ پچھتایا کرتے تھے کہ کہاں کس جنگل میں آ پھنسا۔ 1921 میں مہاتما گاندھی نے جب عدم تعاون کی تحریک شروع کی تو پریم چند نے ڈپٹی انسپکٹر آف اسکول کی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔ وہ زندگی بھر گاندھی جی کے نظریات پر خود عمل کرتے رہے اور اس کی تبلیغ بھی کرتے رہے۔ ہندی اور اردو میں یکساں طور پر مقبول منشی پریم چند نے کئی لازوال ناول لکھے اور تین سو سے زیادہ کہانیاں لکھیں۔ انھوں نے ہندوستان کے گاؤں دیہات کی کہانی کو اپنے افسانوں اور ناولوں میں جگہ دی۔ ان کے مشہور ناولوں میں کرم بھومی، رنگ بھومی، میدان عمل، گئو دان وغیرہ کو بے پناہ مقبولیت ملی۔ سوز وطن، پریم پچیسی، پریم بتیسی، آخری تحفہ، دودھ کی قیمت، کفن وغیرہ ان کے افسانوی مجموعوں کے نام ہیں۔ عیدگاہ، بڑے گھر کی بیٹی، پنچ پرمیشور، پوس کی رات، نمک کا داروغہ اور کفن جیسے شاہکار افسانے پریم چند نے لکھے ہیں۔

خاص باتیں

- افسانہ اردو نثر کی ایک خاص صنف ہے۔
- افسانہ کے ذریعے زندگی کی گہرائی و وسعت کے بارے میں کم الفاظ میں بڑی بات کہی جاتی ہے۔
- پریم چند کے افسانوں کو پڑھ کر ہم دیہات اور کسان کی زندگی کے بارے میں جان سکتے ہیں۔
- پوس کی رات سرد ہوتی ہے اور کسان کس طرح سردی میں اپنے کھیتوں میں رات گزارتے ہیں۔
- پریم چند کے افسانوں میں گاؤں کی زندگی کی سچی عکاسی دیکھنے کو ملتی ہے۔

سمجھنے کی باتیں

یہ سمجھنا ضروری ہے کہ محاوروں کا مناسب استعمال کیسے کیا جاتا ہے۔ اس افسانے میں بات کو اہمیت دینے اور زوردار بنانے کے لئے محاورہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ اس افسانے میں عام بول چال کی زبان کا استعمال بھی کیا گیا ہے۔ جیسے ''فصل پر دے دیں گے''

کسان اپنا قرض فصل سے حاصل آمدنی پر ہی ادا کرتا ہے اور اپنی دیگر ضروریات کو بھی پورا کرتا ہے۔

غور کرنے کی باتیں

- غور کرنے کی بات یہ ہے کہ افسانے کے ایک حصے میں پریم چند نے پوس کی کپکپا دینے والی سردی کا خوبصورت منظر پیش کیا ہے۔ پریم چند کو منظر نگاری میں کمال حاصل ہے۔
- افسانے کے ایک حصے میں افسانہ نگار نے ٹھنڈی رات یا جاڑے کی سرد کالی رات کو بھوت سے تشبیہ دے کر کہانی میں حسن پیدا کیا ہے۔ ''جاڑا کسی بھوت کی مانند اس کی چھاتی کو دبائے ہوئے تھا۔'' تشبیہ قدر مشترک کی تلاش اور اس کے اظہار کا نام ہے۔

اپنی جانچ آپ کیجئے

متن پر مبنی سوالات

1۔ درست جواب پر صحیح کا نشان لگایئے۔

- ہلکو نے کیسے اندازہ لگایا کہ کتنی رات گزر چکی ہے؟

(I) گھڑی دیکھنے سے

(II) سات ستاروں کے گھومنے سے

(III) روشنی ہونے سے

2۔ مختصر ترین جواب والا سوال

- ''پوس کی رات'' سبق میں کس معاشرے پر روشنی ڈالی گئی ہے؟

3۔ مختصر جواب والا سوال

- اس کہانی کا نام ''پوس کی رات'' کیوں رکھا گیا ہے؟

4۔ طویل جواب والا سوال

- ایک غریب کسان کو جاڑے میں کھیت کی حفاظت کرنے کے لئے کن کن تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟